

45672 - خاندان کو نقصان اور ضرر کے باوجود پردہ کرنا

سوال

عرب ملك ميں كسى كا پردہ كرنے كا حكم كيا ہے، جبكہ حكومت سختی سے پردہ كرنا ممنوع قرار ديتی ہو، اور اس بنا پر دینی اور معاشرتی نقصان پہنچاتی ہو، تو كيا خاندان كے افراد كو بلاواسطہ طريقہ پر نقصان اور ضرر كے باوجود بھي وہ پردہ كی پابندی كریے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اللہ كی قسم يہ بہت بڑا جرم، اور بہت ہی برا اور قبيح فعل ہے كہ اللہ كے حكم پر عمل كرتے ہوئے پردہ كرنے والی عورت كو پردہ كرنے سے منع كر ديا جائے، اور اسے اپنا سر اور چہرہ ننگا ركھنے كے قانون پر عمل كرنا لازم كيا جائے، تا كہ وہ بے پردہ ہو كر لوگوں ميں آئے.

مسلمان شخص پر واجب اور ضروری ہے كہ وہ شرعی احكام پر عمل كریے، اور اسلامی قوانین كا التزام كریے.

اور پھر نبی كريم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" خالق یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ كی نافرمانی ميں كسى بھي مخلوق كی اطاعت و فرمانبرداری نہيں "

مسلمان عورت كا پردہ كرنا ان واجبات ميں شامل ہوتا ہے جن ميں اطاعت و فرمانبرداری كرنا ضروری اور لازم ہے، اور پھر عورت اپنے خاندان اور اپنے آپ كو جس نقصان اور ضرر پہنچنے كا تصور كر رہی ہے ہو سكتا ہے اس كی كوئی اصل ہی نہ ہو، اور يہ بھي ہو سكتا ہے نقصان اور ضرر زيادہ نہ ہو، اور اس ضرر اور نقصان برداشت كرنا، اور اس پر صبر كرنا بھي ممكن ہے، اس بنا پر اس عورت كو چاہیے كہ وہ شرعی لباس اور پردہ كا اہتمام كرنے پر قائم اور ثابت قدم رہے.

اور اگر واقعی ضرر زيادہ اور يقینی ہو، يا پھر ظن غالب كی بنا زيادہ ضرر ہونے كا اندیشہ ہو تو عورت كے ليے اپنی عزت اور دين كی حفاظت كرتے ہوئے پردہ نہ كرنا ممكن ہے، ليكن پھر بھي عورت كو چاہیے كہ وہ حتی الوسع جتنا بھي ممكن ہو ستر و حشمت كا اہتمام كریے، اور اس حالت ميں اس كے ليے بغير كسى شديد ضرورت كے گھر سے نكلنا جائز نہيں، اور نہ ہی اس كے ليے اس حالت ميں پڑھائی، يا ان اشیاء كی خريداري كی رخصت تلاش كرنی جائز ہے جو كوئی اور خريد سكتا ہو، بلکہ ضرورت سے ہماری مراد علاج معالجہ ہے جو گھر ميں میسر نہ ہو، يا پھر كوئی

ایسا شرعی عمل جسے ترک کرنا ممکن نہ ہو، یا اس طرح کا کوئی اور کام۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض ممالک میں مسلمان عورت کو پردہ نہ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے خاص کر سر سے کپڑا اتارنے پر، تو کیا اس پر عمل کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ اگر کوئی ایسا کرنے سے انکار کرے تو اسے سزا دی جاتی ہے مثلاً ملازمت یا سکول سے نکال دیا جاتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

بعض ممالک میں جو یہ مصیبت پیدا ہوئی ہے، یہ ان امور میں شامل ہوتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

الم، کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ ایمان کا دعویٰ کریں تو انہیں ویسے ہی چھوڑ دیا جائیگا اور انکی آزمائش نہیں ہوگی، اور البتہ تحقیق ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جاننا چاہتا ہے جو سچے ہیں، اور انہیں بھی جو جھوٹے ہیں العنکبوت (1 - 3)۔

میری رائے تو یہ ہے کہ ان ممالک میں مسلمان عورتوں کو اس معاملہ میں حکمرانوں کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیے؛ کیونکہ برائی اور معصیت میں حکمران کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، اور اپنے حکمرانوں کی النساء (59)۔

اگر آپ اس آیت پر غور کریں تو آپ یہ پائینگے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، اور اپنے حکمرانوں کی۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اولی الامر کے ساتھ تیسری بار اطیعو کے فعل کا تکرار نہیں کیا، جو اس کی دلیل ہے کہ حکمرانوں کی اطاعت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے تابع ہے، اس لیے اگر حکمران کا حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے مخالف ہو تو پھر حکمران کی بات نہیں مانی جائیگی، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف حکم میں حکمرانوں کی اطاعت نہیں ہوگی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے:

" خالق حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں "

اور اس سلسلہ میں عورتوں کو جو اذیت و تکلیف آئے انہیں اس پر صبر کرنا چاہیے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے معاونت و مدد طلب کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ حکمرانوں کو راہ حق کی ہدایت دے، میرے خیال میں پردہ نہ کرنے کی زبردستی اور جبر عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے وقت ہے، لیکن گھر میں یہ جبر اور زبردستی نہیں، اس لیے عورت کے لیے ممکن ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی ٹکی رہے، اور باہر مت نکلے تا کہ وہ اس معاملہ سے محفوظ رہے۔

اور رہی وہ تعلیم جس کے نتیجہ میں معصیت و نافرمانی ہوتی ہو تو وہ تعلیم جائز نہیں، بلکہ عورت کو وہ تعلیم حاصل کرنی چاہیے جو اس کے لیے دین و دنیا میں ضروری ہو، اور یہی کافی ہے، اور اکثر اسکا گھر میں ہی رہنا ممکن ہے "

دیکھیں: اسئلة تهم الاسرة المسئلة (22 - 23) .

واللہ اعلم .